38213 ـ كيا افضل جگہ اوراوقات ميں نيكى اوربرائي ميں بھى اضافہ ہوتا ہے ؟

سوال

كيا يہ صحيح ہے كہ رمضان المبارك ميں نيكيوں كى طرح برائيوں ميں بھى اضافہ ہوتا ہے ؟ اوركيا اس كى كوئي دليل ملتى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جى ہاں افضليت والى جگہ اوراوقات ميں نيكيوں اوربرائيوں ميں بھى اضافہ ہوتا ہے ، ليكن نيكى اوربرائي كے اضافہ ميں فرق پايا جاتا ہے ، لھذا نيكيوں ميں اضافہ كميت اوركيفت كے اعتبارسے ہوتا ہے كميت سےتعداد مراد ہے لھذا ايک نيكى دس گنا ياا‎س سے بھى زيادہ بڑھتى ہے ، اوركيفيت سے مراد يہ ہے كہ اس نيكى كا ثواب بڑھتا اورعظيم ہوتا ہے ۔

ليكن برائي ميں صرف كيفيت كے اعتبارسے اضافہ ہوتا ہے يعنى اس كا گناہ عظيم اورسزا بہت سخت ہوتى ہے ، ليكن تعداد كے اعتبار سے برائي ايک ہى رہتى ہے اورايک سے زيادہ نہيں بڑھتى ۔

مطالب اولى النھى ميں يہ كہا گيا ہے كہ :

فضليت والى جگہ ميں نيكى اوربرائي ميں بھى اضافہ ہوتا ہے مثلا مكہ اورمدينہ اوربيت المقدس اورمساجد ميں ، اوراسى طرح فضيلت والے اوقات ميں بھى نيكى اوربرائي ميں اضافہ ہوتا ہے مثلا : جمعہ كا دن اورحرمت والے مہينے ، اوررمضان المبارک ۔

نيكيوں ميں اضافہ كے بارہ ميں توكسى بھى قسم كا كوئي اختلاف نہيں ، ليكن برائيوں ميں اضافہ كے مسئلہ ميں ابن عباس اورابن مسعود كے متبعين كے ايک گروہ اس كا قائل ہے ، اوربعض محققين كاكہنا ہے كہ ابن عباس اورابن مسعود رضي اللہ تعالى عنہم كا برائيوں ميں اضافہ كے قول سے مراد يہ ہے كہ اس كى كيفيت ميں اضافہ ہوتا ہے نہ كہ كميت ميں ۔ اھ

ديكھيں مطالب اولى النھى (2 / 385) ۔

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا مسلمان شخص کے روزے صغیرہ اورکبیرہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں؟ اور کیا رمضان المبارک میں گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

رمضان المبارک اوردوسرے مہینوں میں بھی مسلمان شخص کے لیے مشروع ہے کہ وہ برائي پرابھارنے والے نفس کے خلاف مجاھدہ کرے تا کہ اس کا نفس امارہ برائي پرابھارنے کی بجائے نفس مطمئن بنے اوراسے بھلائي اورخیرکا حکم دے اوراس کی رغبت رکھے ، اورمسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے دشمن ابلیس لعین کے خلاف لڑائي کرے تا کہ وہ اس کے شروبرائي سے محفوظ ہوسکے ۔

لھذا مسلمان شخص تواس دنیاوی زندگی میں مسلسل جھاد کی حالت میں رہتا ہے ، نفس کے ساتھ جھاد ، خواہشات کے خلاف جھاد ، شیطان لعین کے خلاف جھاد ، اورمسلمان شخص کوچاہیے کہ وہ ہروقت اورہرلمحہ توبہ واستغفار کرتا رہے ، لیکن اوقات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں :

لھذاماہ رمضان المبارک سال بھرکے مہینوں میں سب سے افضل ماہ کا درجہ رکھتا ہے ، یہ ماہ مبارک مغفرت ورحمت ، اورآگ سے آزادی وچھٹکارے کا مہینہ ہے ، لھذا جب مہینہ فضیلت والا ہواورجگہ بھی افضل ہوتواس میں نیکیاں بھی بڑھتی اورزیادہ ہوتی ہیں ، اوراس کے ساتھ ساتھ برائیوں کا گناہ بھی زیادہ ہوجاتا ہے ۔

لھذا رمضان المبارک میں کی گئي برائي کا گناہ دوسرے اوقات میں کی گئي برائي سے زیادہ ہوتا ہے ، جس طرح رمضان المبارک میں کی گئي نیکی و بھلائي کا ثواب بھی اللہ تعالی کے ہاں دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے ، اورجب رمضان المبارک کویہ فضیلت ومرتبہ حاصل ہے تواس ماہ مبارک میں اطاعت وفرمانبرداری کوبھی بہت بڑا درجہ حاصل ہے اوراجروثواب میں اضافہ ہوتا ہے ، تواسی طرح اس ماہ مبارک میں معصیت وگناہ کی سزا بھی دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے ۔

لھذا مسلمان شخص کواس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اوراسے موقع غنیمت جانتے ہوئے اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ اطاعت وفرمانبرداری اوراعمال صالحہ کرنے چاہییں اورگناہوں اورنافرمانیوں سے اجتناب کرنا چاہیے ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسے شرف قبولیت بخشے اوراسے حق پراستقامت کی توفیق عطا فرمائے ۔

لیکن برائي تعداد کے اعتبار سے ایک ہی رہتی ہے اس میں نہ تورمضان المبارک اورنہ ہی کسی اورمہینہ میں اضافہ ہوتا ہے ، بلکہ نیکیاں اوربھلائیاں دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ تک بڑھ جاتی ہیں ، کیونکہ سورۃ الانعام میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جوشخص نیک کام کرے گا اس کواس کے دس گناہ ملیں گے ، اورجو شخص برا کام کرے گا اس کواس کے برابر ہی سزا ملے گی اوران لوگوں پر ظلم نہ ہوگا الانعام (160) ۔

اس معنی کی آیات توبہت زیادہ ہیں لیکن اسی پراکتفا کرتا ہوں ۔

اوراسی طرح فضلیت والی جگہ مثلاحرم مکہ اورحرم مدینہ شریف میں بھی کیفیت اورکیمیت کے اعتبارسے نیکی وبھلائي میں بہت زیادہ اضافہ ہوتا ہے ، لیکن برائیاں کمیت کے اعتبارسے زاایادہ نہیں ہوتیں بلکہ کیفیت کے اعتبارسے فضیلت والے اوقات اورجگہ میں زیادہ ہوتی ہیں جس کا اشارہ پیچھے کیا جا چکا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ انتھی ۔ دیکھیں : مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ (15 / 446) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے الشرح الممتع (7 / 262) میں کہا ہے کہ :

فضلیت والی جگہ اوراوقات میں نیکیوں اوربرائیوں میں اضافہ ہوتا ہے ۔

لھذا نیکیاں کمیت اورکیفیت کے اعتبارسے بڑھتی ہیں ، لیکن برائیاں کیفیت کے اعتبارسے بڑھتی ہیں نہ کہ کمیت کے اعتبارسے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ الانعام جوکہ مکی سورت ہے میں ارشاد جاری کیا ہے :

جوشخص نیک کام کرے گا اس کواس کے دس گناہ ملیں گے ، اورجو شخص برا کام کرے گا اس کواس کے برابر ہی سزا ملے گی اوران لوگوں پر ظلم نہ ہوگا الانعام (160) ۔

اورایک دوسرے مقام میں کچھ اس طرح فرمایا :

جوبھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائيں گے الحج (25) ۔

یہاں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم اس میں اضافہ کریں گے بلکہ یہ فرمایا ہم اسے دردناک عذاب چکھائيں گے تواس طرح مکہ یا مدینہ شریف میں کیفیت کے اعتبارسے زیادہ ہوتی ہیں ۔

اس کا معنی یہ ہوگا کہ یہ اس کے لیے زیادہ تکلیف دہ اورسزا کا موجب ہوگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

جوبھی ظلم کرے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائيں گے الحج (25) ۔اھ

واللہ اعلم .